۲۔ علم کا شوق

عبدالسلام قدوائی

8AU8RM

پہلی بات : آج ہمارے سامنے علم کے خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ کتابوں سے لے کر انٹرنیٹ تک علم کے سارے ذرائع موجود ہیں۔ پہلے زمانے میں لوگ علم حاصل کرنے کے لیے دور دراز علاقوں اور ملکوں کا سفر کیا کرتے تھے۔ اس سبق میں عربی، فارسی اور سنسکرت کے ایسے ہی ایک مشہور عالم ابو ریحان البیرونی کے حالات بیان کیے گئے ہیں جو علم کے شوق میں بھارت آئے تھے اور یہاں کافی عرصہ گزارا۔

جان پہچان : عبدالسلام قدوائی ندوی مارچ ۱۹۰۷ء میں رائے بریلی کے قصبہ بچھراواں میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ندوۃ العلما، لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔ وہیں عربی زبان وادب کی تدریس کے فرائض انجام دیے۔ پندرہ روزہ اخبار 'تعمیر' کی اشاعت میں تعاون کیا۔ ان کی مشہور تصانیف میں 'ہماری بادشاہی، عربی زبان کے دس سبق، ہندوستان کی کہانی' قابل ذکر ہیں۔ ۲۴/ اگست ۱۹۷۹ء کو ان کا انتقال ہوا۔

گیارھویں صدی عیسوی میں افغانستان سے ایک بہت بڑے عالم ہندوستان آئے۔ ان کا نام تھا ابو ریحان البیرونی۔ البیرونی نے یہاں رہ کر سنسکرت زبان سیکھی اور ہندوستانی تہذیب اور رہن سہن کا بغور مطالعہ کیا۔ اپنے مطالعے اور معلومات کی روشنی میں انھوں نے عربی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام 'کتاب الہند' ہے۔ وہ زندگی کی آخری سانس تک علم حاصل کرنے میں لگے رہے۔

البیرونی کے زمانے کے ایک نامور عالم کا بیان ہے کہ البیرونی جب بیمار پڑے تو وہ عیادت کرنے والوں سے اپنی تکلیفیں بیان کرنے کی بجائے علمی گفتگو کرتے تھے۔ جب ان پر بیماری کا پورا غلبہ ہوا، ان کے صحت یاب ہونے کی کوئی اُمید باقی نہ رہی اور ہر آن ان کی زندگی کا چراغ گل ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا تو ان کے تمام دوست، شاگرد اور عقیدت مند بے چین ہوگئے۔ عیادت کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔

جب میں نے سنا کہ ان کی حالت نازک ہے تو میں بھی عیادت کے لیے گیا۔ دیکھا تو ہوش اُڑ گئے۔ علم و تحقیق کا یہ پتلا زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ ہر لمحہ سانس رک جانے کا ڈر تھا لیکن مجھے دیکھ کر وہ اپنی بیماری بھول گئے اور سخت کمزوری کے باوجود انھوں نے ایک مشکل علمی مسئلہ حل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مجھ سے کہنے لگے، ''اچھا ہوا آپ وقت پر آ گئے۔ میں کچھ دیر سے ایک مشکل مسئلے کے بارے میں غور کر رہا ہوں لیکن ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ عالم ہیں۔ مہربانی فرما کر یہ مسئلہ مجھے سمجھا دیجیے۔ آپ کا بڑا احسان ہوگا۔''

البیرونی کی یہ بات سن کر میں اچنبھے میں پڑ گیا۔ اس آخری وقت میں بھی ان کا یہ شوق! میں حیرت سے ان کا منہ تکنے لگا۔ میری اس خاموشی نے انھیں پریشان کردیا۔ کہنے لگے، ''آخر آپ خاموش کیوں ہیں؟ کیا یہ مسئلہ آپ کے لیے بھی مشکل ہے؟'' میں نے کہا، ''نہیں! مسئلے کا حل میرے لیے مشکل نہیں ہے لیکن میں حیران اس بات پر ہوں کہ آپ کی یہ حالت، بیماری کی یہ شدت اور ایسے نازک اور مشکل وقت میں آپ ایک مسئلے کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت اس سے کیا حاصل؟ اب مزید علم حاصل کرکے کیا کیجیے گا؟''

میں سمجھتا تھا کہ میری بات سن کر البیرونی کسی مسئلے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں گے مگر وہاں تو علم کے شوق کا اور ہی عالم تھا۔ کہنے لگے، ''آپ سمجھتے ہیں کہ میرا آخری وقت آگیا ہے اور اس موقع پر کسی نئے مسئلے کو سمجھنے کی ضرورت کیا ہے لیکن میرے محترم! اگر مرنے سے پہلے میں ایک اور نیا مسئلہ جان جاؤں تو کیا مجھے خوشی نہیں ہوگی؟ مرنے سے پہلے میں آخر اس خوشی سے کیوں محروم رہوں؟''

البیرونی کا یہ جواب سن کر میں دنگ رہ گیا۔ علم کا شوق ہو تو ایسا ہو۔ میں نے اس مسئلے پر گفتگو شروع کی اور اس کی باریکیاں سمجھانے لگا۔ البیرونی دلچسپی کے ساتھ میری بات سننے لگے اور اسی حال میں اُن کی روح پرواز کرگئی۔

معانی واشارات

بیماری کا غلبہ ہوا	بیماری بڑھ گئی	Getting worse
زندگی کا چراغ گل ہونا	مراد زندگی ختم ہونا	Die
عیادت	بیمار کا حال پوچھنا	Visiting a sick
تانتا بندھنا	لگاتار آنا	Coming abundantly, rush
مسئلہ	ایسی پیچیدہ بات جس کا حل معلوم کرنا مشکل ہو	Problem
ہوش اُڑ جانا	گھبرا جانا، پریشان ہو جانا	Baffle
مزید	اور زیادہ	Additional, further
روح پرواز کر جانا	مرجانا، انتقال ہو جانا	To die

مشقی سرگرمیاں

✧ سبق کی مدد سے البیرونی کا رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

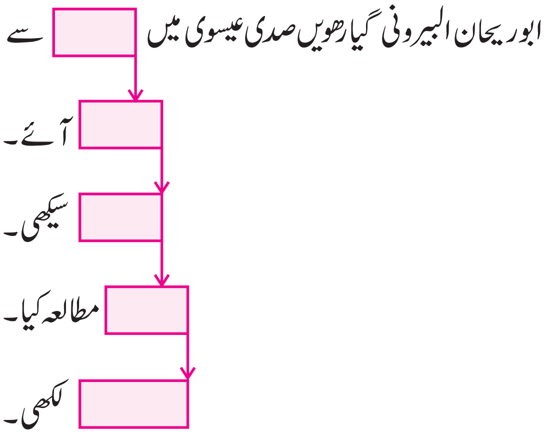

✧ دیے ہوئے الفاظ کی جمع لکھیے۔

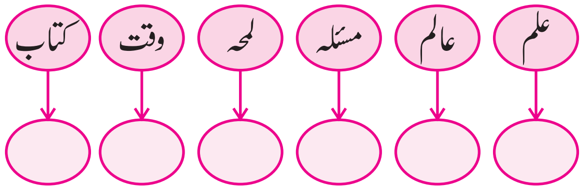

✧ خاکہ مکمل کیجیے۔

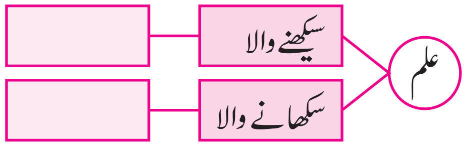

✦ فقروں اور محاوروں کی مفہوم سے جوڑیاں لگائیے۔

فقرے/ محاورے	مفہوم
آخری سانس تک	زندگی ختم ہونا
زندگی کا چراغ گل ہونا	زندگی کے آخر وقت تک
تانتا بندھنا	حیران رہنا
ہوش اُڑ جانا	لگاتار آنا
دنگ رہ جانا	بہت زیادہ تعجب ہونا
اچنبھے میں پڑ جانا	پریشان ہونا

✦ درج بالا فقروں اور محاوروں کو اپنے جملے میں استعمال کیجیے۔

✦ البیرونی کے علم کے شوق کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

✦ البیرونی کے زمانے کے نامور عالم کا بیان لکھیے۔

✦ البیرونی کے آخری وقت عالم سے گفتگو کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

✦ ذیل کے جملوں کو سبق کی ترتیب کے مطابق لکھیے۔

ا۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے۔

۲۔ علم و تحقیق کا یہ پُتلا زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔

۳۔ ان کے صحت یاب ہونے کی کوئی اُمید باقی نہ رہی۔

۴۔ البیرونی نے یہاں رہ کر سنسکرت زبان سیکھی۔

✦ جملے کی قسم پہچان کر لکھیے۔

ا۔ گیارھویں صدی عیسوی میں افغانستان سے ایک بہت بڑے عالم ہندوستان آئے۔

۲۔ مجھے دیکھ کر وہ اپنی بیماری بھول گئے اور سخت کمزوری کے باوجود ایک مشکل علمی مسئلہ حل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

۳۔ مرنے سے پہلے میں آخر اس خوشی سے کیوں محروم رہوں؟

۴۔ اس آخری وقت میں بھی ان کا یہ شوق!

تحریری سرگرمی

✦ نکات کی مدد سے کہانی لکھیے۔

دو دوست ...... جنگل سے گزر ...... اچانک سامنے سے ریچھ آتا دِکھائی دینا ...... گھبرانا ...... ایک دوست کا پیڑ پر چڑھنا ...... دوسرے کا نہ چڑھ پانا ...... زمین پر لیٹنا ...... ریچھ کا آنا ...... سونگھنا ...... آگے بڑھ جانا ...... دوست کا وجہ پوچھنا ...... جواب دینا ...... نتیجہ

عملی قواعد

درج ذیل جملے غور سے پڑھیے۔

ا۔ والدین بچوں کے لیے کپڑے بنواتے ہیں۔

۲۔ احمد نے ایک خط لکھا۔

۳۔ یاسمین سنترے کھائے گی۔

پہلے جملے میں الفاظ 'بنواتے ہیں'، دوسرے جملے میں 'لکھا' اور تیسرے جملے میں 'کھائے گی' سے کام کا کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ اِن الفاظ کو **'فعل'** (Verb) کہتے ہیں۔ اسی طرح الفاظ والدین، احمد، یاسمین کام کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو لفظ کام کرنے والے کے لیے آتا ہے، اسے **'فاعل'** (Subject) کہتے ہیں۔ عام طور پر 'کون' اور 'کس نے' کے جواب میں فاعل آتا ہے۔

ان جملوں میں فعل اور فاعل کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی کہی گئی ہیں۔ پہلے جملے میں فعل 'بنواتے ہیں' کا اثر کپڑے پر پڑا۔ اگر سوال کریں کہ والدین نے کیا بنوایا؟ تو جواب ہوگا، کپڑے۔ اسی طرح دوسرے جملے میں لکھنے کا اثر خط پر اور تیسرے جملے میں کھانے کا اثر سنترے پر ہوتا ہے۔ الفاظ کپڑے، خط اور سنترے اسم ہیں۔

جس اسم پر فعل کا اثر ظاہر ہو اسے **'مفعول'** (Object) کہتے ہیں۔ یہاں کپڑے، خط اور سنترے مفعول ہیں۔